45191 ـ بالوں كو سرخ اور زرد خضاب لگانے كا حكم

سوال

كيا بالوں كو سرخ يا زرد رنگ لگانا جائز ہے، اور كونسے رنگ لگانے ممنوع ہيں ؟
كيا جن نوجوانوں كے بال ابھى سفيد نہيں ہوئے وہ صرف بطور زيبائش ايسا كر سكتے ہيں، اور اگر كوئى نوجوان نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كى اقتدا كرتے ہوئے اپنے بال رنگے چاہے اس كے بال سفيد نہ بھى ہوئے ہوں تو كيا اسے اجروثواب حاصل ہو گا ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

اول:

بالوں كو سياہ رنگ كے علاوہ باقى سب رنگ لگانا جائز ہے، اس ميں كسى بوڑھے اور نوجوان كا كوئى فرق نہيں، اور بال سفيد ہونے سے قبل ہى بالوں كو رنگنے ميں كوئى حرج نہيں.

مستقل فتوى كميٹى كے فتاوى جات ميں درج ذيل سوال مذكور ہے:

ميں نے كچھ لوگوں كو ديكھا ہے كہ وہ بالوں كا رنگ تبديل كرنے كے ليے كريم وغيرہ استعمال كرتے ہيں، يا تو بال سياہ يا سرخ ہوتے ہيں، اور يہ بھى ديكھا ہے كہ وہ ايك اور چيز استعمال كرتے ہيں جن سےگھنگھريالے بال نرم و ملائم ہو جاتے ہيں، تو كيا ايسا كرنا جائز ہے، اور كيا نوجوان بھى بوڑھے كے حكم ميں آتا ہے ؟

كميٹى كے علماء كرام كا جواب تھا:

والصلاۃ والسلام على رسولہ و آلہ و صحبہ و بعد:

سياہ رنگ كے علاوہ كسى اور رنگ كے ساتھ بالوں كو رنگنے ميں كوئى حرج نہيں، اور اسى طرح گھنگھريالے بالوں كو نرم اور ملائم كرنے كے ليے كريم وغيرہ استعمال كرنى جائز ہے.

اور اس ميں نوجوان اور بوڑھے شخص كا حكم ايك ہى ہے، ليكن ايك شرط ہے كہ اگر رنگنے اور بال نرم كرنے والا مادہ استعمال كرنے ميں كوئى نقصان و ضرر نہ ہو، اور وہ چيز طاہر و پاك اور مباح بھى ہو.

لیکن بالوں کو خالص سیاہ کرنا جائز نہیں ہے، نہ تو مردوں کے لیے اور نہ ہی عورتوں کے لیے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" اس سفیدی کو تبدیل کرو اور سیاہی سے اجتناب کرو "

اللہ تعالی ہی توفیق نصیب کرنے والا ہے. انتہی.

دیکھیں: فتاوی اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (5 / 168).

فتوی میں مذکورہ حدیث صحیح مسلم کی روایت کردہ ہے دیکھیں صحیح مسلم حدیث نمبر (2102).

بالوں کو سیاہ کرنے کی ممانعت کی دلیل ابو داود کی درج ذیل حدیث بھی ہے:

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" آخری زمانے میں ایك قوم سیاہ خضاب استعمال کرینگے جس طرح کہ کبوتر کا سینہ (پوٹا) ہوتا ہے وہ جنت کی خوشبو تك بھی نہیں پائینگے"

سنن ابو داود حدیث نمبر (4212) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

سرخ اور زرد رنگ کا خضاب لگانے کی دلیل ابو داود کی درج ذیل حدیث ہے:

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایك شخص گزرا جس نے مہندی سے اپنے بال رنگے ہوئے تھے، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کتنا ہی اچھا اور بہتر ہے.

وہ بیان کرتے ہیں کہ ایك اور شخص گزرا جس نے مہندی اور وسمہ ملا کر بال رنگے ہوئے تھے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ اس سے بہتر ہے، اور پھر ایك اور شخص گزرا جس نے اپنے بالوں کو زرد رنگ کا خضاب لگا رکھا تھا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے: یہ ان سب سے اچھا اور بہتر ہے "

سنن ابو داود حدیث نمبر (4211) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے مشکاۃ المصابیح میں اس حدیث کو جید کہا ہے.

اس حدیث میں یہ بیان ہوا ہے کہ سفیدی کو کسی اور رنگ سے بدلا جائے، اس میں مطلقا رنگنے کا ذکر نہیں، چاہے بغیر سفیدی آئے ہی بالوں کو رنگ لیا جائے.

دوم:

یہاں زیبائش و زینت وغیرہ میں ایك عمومی قاعدہ اور اصول کی طرف متنبہ رہنا ضروری ہے کہ اس میں وہ چیز ممنوع ہوگی جو حرام کے مشابہ ہو، مثلا کفار یا فاسق و فاجر لوگوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرنا کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جو شخص بھی کسی قوم سے مشابہت اختیار کرتا ہے تو وہ انہی میں سے ہے "

سنن ابو داود حدیث نمبر (4031) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے.

اس لیے یہ ضروری ہے کہ جس خضاب یا رنگ کے جواز کے متعلق یہاں سوال کیا جارہا ہے کہیں وہ کفار یا فاسق قسم کے لوگوں کی تقلید کرتے ہوئے تو نہیں کیا جاتا، یا وہ کام کسی اداکار اور موسیقار یا پھر کسی کھلاڑی وغیرہ کا طریقہ تو نہیں جنہیں آج کل کے نوجوان اپنا آئیڈیل سمجھتے ہیں .؟

اسی طرح وہ خضاب یا بالوں کو رنگنا بھی منع ہے جو عورتوں سے مشابہت رکھتا ہو، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مشابہت سے منع کیا ہے اور ایسا کرنے والے پر لعنت کی ہے.

دیکھیں: صحیح بخاری حدیث نمبر (5435).

سوم:

رہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے بالوں کو رنگنے اور خضاب لگانے کا تو اس میں اختلاف پایا جاتا ہے کہ آیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بالوں کو رنگا تھا یا نہیں ؟

ابن قیم رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خضاب کے متعلق صحابہ کرام کا اختلاف ہے، انس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بالوں کو خضاب نہیں لگایا، اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب لگایا.

اور حماد بن سلمہ نے حمید سے بیان کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ انس رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال رنگے ہوئے دیکھے.

حماد کہتے ہیں: اور مجھے عبد اللہ بن محمد بن عقیل نے بتایا کہ میں نے انس رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس رسول

کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال دیکھے وہ رنگے ہوئے تھے "

اور ایك گروہ کا کہنا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خوشبو بہت زیادہ استعمال کرتے تھے جس کی بنا پر آپ کے بال سرخ ہوگئے اس لیے ایسا گمان ہوتا تھا کہ انہیں خضاب لگا کر رنگا گیا ہو، حالانکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب نہیں لگایا.

اور ابو رمثہ کہتے ہیں میں اپنے ایك بیٹے کے ساتھ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: کیا یہ تیرا بیٹا ہے ؟

میں نے عرض کیا جی ہاں میں اس کی گواہی دیتا ہوں، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس پر زیادتی نہ کرو، اور نہ یہ تم پر زیادتی کرے.

راوي کہتے ہیں: میں نے سرخ بال دیکھے "

ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس باب میں سب سے بہتر یہی روایت کیا گیا ہے، اور میں اس کی تفسیر اور تاویل کرتا ہوں کیونکہ صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال سفید نہیں ہوئے تھے.

حماد بن سلمہ سماك بن حرب سے بیان کرتے ہیں کہ: جابر بن سمرہ سے دریافت کیا گیا کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر میں سفید بال تھے؟

تو ان کا جواب تھا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر میں سفید بال نہیں تھے، صرف مانگ کے درمیان چند ایك بال سفید تھے جو خوشبو اور تیل کی بنا پر تھے " انتہی

دیکھیں: زاد المعاد (1 / 169).

چہارم:

رہا یہ مسئلہ کہ سفید بال نہ ہوتے ہوئے بھی بالوں کو رنگنے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی واقتدا کی نیت کرنا، تو اس کے متعلق آپ یہ معلوم کر چکے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خضاب لگانے میں قوی اختلاف موجود ہے.

پھر سنت میں بالوں کے رنگنے کا مقصد یہ نہیں کہ انہیں بغیر سفیدی کے ہی خضاب لگا لیا جائے، بلکہ سنت میں جو حکم وارد ہے اس سے مراد تو یہ ہے کہ سفیدی کو تبدیل کیا جائے، اور اس میں یہودیوں اور عیسائیوں کی مخالف کی جائے، کیونکہ حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" سفیدی کو تبدیل کرو اور یہودیوں کی مشابہت نہ کرو "

سنن نسائی حدیث نمبر (4986) جامع ترمذی حدیث نمبر (1674)

اور مسلم شریف میں حدیث ہے کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ کے والد کے سفید بال دیکھے تو فرمانے لگے:

" اسے کسی چیز کے ساتھ تبدیل کر دو "

صحیح مسلم حدیث نمبر (3924)

اور بخاری شریف کی روایت میں ہے:

" بلا شبہ یہودی خضاب نہیں لگاتے لہذا تم ان کی مخالفت کرو "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5448).

اس لیے اگر بال سفید نہ ہوں تو پھر بالوں کو رنگنا اور خضاب لگانا سنت نہیں، اور نہ ہی اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا و پیروی شمار کیا جائیگا، کیونکہ یہ بغیر کی کسی وجہ سے کیا گیا ہے اور اس کا کوئی متقاضی ہی نہیں، اور اس لیے بھی سفید بالوں کو رنگ کر جو شرعی مصلحت حاصل ہوتی ہے وہ سفید بالوں کے بغیر حاصل نہیں ہوتی.

اور اگر اس میں کفار یا فاسق لوگوں سے مشابہت اور پھر کوئی صحت کو نقصان و ضرر نہ ہو تو پھر یہ زیادہ سے زیادہ مباح ہوگا، لیکن اگر اس میں کفار کی مشابہت یا ضرر ہو تو یہ حرام ہوگا.

واللہ اعلم .